افکارِ احرار

احرار رضاکار

یہ احرار رضاکار مجھے اپنے بچوں سے بھی زیادہ پیارے اور عزیز ہیں نخلِ احرار کو سایہ دار بنانے کے لئے سینکڑوں نوجوانوں نے اپنا خون دیا، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، سینوں پر گولیاں کھائیں، تختۂ دار پر لٹک گئے، خود باطل سے ٹکرا گئے، دریاؤں میں کود گئے اور پہاڑیوں کی چوٹیوں پر احرار کا سرخ ہلالی پرچم لہرا گئے، وہ شیروں کی طرح جبر و تشدد کے طوفانوں اور سیلابوں میں دیوِ استبداد کے مقابلے میں سیدھا تیرتے رہے، وہ بیڑیوں اور زنجیروں کی کھڑکھڑاہٹ اور جھنکار پر رقص کرتے رہے، انہیں کوئی مصیبت، کوئی مشکل اور کوئی لالچ جماعت کے دامن سے الگ نہ کر سکا۔ انہوں نے بھوکا رہ کر بھی جماعت کو زندہ رکھا، مصائب و آلام برداشت کئے اور جماعت کے اعلان پر بڑی سے بڑی جبروتی اور قہرمانی طاقت سے ٹکرا گئے۔ ان کی سرخ وردی خونِ شہادت کی آئینہ دار ہے، میں ان لوگوں کو کیسے فراموش کر دوں، میں ان کا ساتھ کیسے چھوڑ دوں، میں ان ننگے بھوکوں سے کیسے منہ موڑ لوں، یہی تو میری متاعِ عزیز ہیں، یہی وہ ہیں جو کسی لالچ کے بغیر صرف جذبۂ ایمان کے تحت میرا ساتھ دیتے رہے ہیں، آزادی کے طویل سفر میں اگر کسی سے میں نے خدا کے بعد اپنی امیدوں کو وابستہ کیا تو وہی عاشقانِ حق و صداقت تھے۔

بانیٔ احرار، امیرِ شریعت
سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ

۱۹۵۸ء